۶۸۶

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مَظہرُ المناقِب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

و

مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

ریش نہایت شکیل و وجیہہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا" سنتا ہے نیچے آج کل عبدالعزیز ہے اس کے بعد عبدالحمید اُس کے بعد عبدالرشید یعنی رشاد آفندی) اور فوراً نظر سے غائب ہوگئے چنانچہ اس وقت تک اُن بزرگ کا قول بالکل مطابق ہُوا ۔

ملفوظات حصہ چہارم میں ہے بریلی میں ایک مجذوب بشیر الدین اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی اُن کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے مجھے اُن کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہُوا میرے والد ماجد قدس سرہ کی خوشی کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لئے نہ جاتا ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا اُن کے پاس پہنچا اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا وہ حجرہ میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ مجھکو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے آخر مجھ سے پوچھا تم مولوی رضا علی خاں صاحب کے کون ہو میں نے کہا میں اُن کا پوتا ہوں فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھکو اُٹھا کے لے گئے۔ اور چارپائی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا آپ یہاں تشریف رکھئے پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اُس کے لئے نہیں آیا ہوں میں تو صرف دعاء مغفرت کے لئے حاضر ہوا ہوں قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اللہ کرم کرے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خاں صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے اُن سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کیلئے آئے ہو عرض کی" جی ہاں" فرمایا مولوی صاحب سے کہنا قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نصرمن اللہ و فتح قریب ۔ بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہوگیا۔

واقعات طفولیت

جناب سید ایوب علی صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ حضور کی عمر شریف تقریباً ۵ - ۶ سال ہوگی اس وقت صرف ایک بڑا کرتا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے کہ سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گزریں آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر چہرہ مبارک کو چھپالیا یہ کیفیت دیکھکر ان میں کی ایک طوائف بول اُٹھی واہ صاحب منھ تو چھپالیا اور ستر کھول دیا آپنے برجستہ اسکو جواب دیا جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے یہ جواب سنکر وہ سکتہ کے عالم میں ہوگئی۔

انہیں کا بیان ہے کہ کاشانۂ اقدس پر ایک مولوی صاحب چند بچوں کو پڑھایا کرتے تھے حضور بھی اُن سے کلام اللہ شریف پڑھا کرتے تھے ۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیہ کریمہ